

دُشمن کے شر سے بچنے کیلئے

دُعاء انس بن مالک رضی اللہ عنہ

..... (جو شخص صبح کے وقت یہ دُعاء کرے گا، اس کو تکلیف پہنچانے پر کوئی قادر نہیں ہو سکے گا).....

مفتی اعظم پاکستان
عطا فرمودہ: حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ
صدر دارالعلوم کراچی

محمد انور حسین عفی عنہ
فاضل و متخصّص جامعہ دارالعلوم کراچی

بندہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیث عمر بن ابان سے روایت کی گئی ہے، انہوں نے فرمایا کہ حجاج نے مجھے انس بن مالک ص کو لانے کے لئے بھیج دیا اور میرے ساتھ کچھ گھڑ سوار اور کچھ پیادے تھے۔ چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آگے بڑھا تو میں نے دیکھا وہ اپنے دروازے پر پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

میں نے ان سے عرض کیا: امیر کا حکم مان لیں، امیر نے آپ کو بلایا ہے۔

فرمایا: کون ہے امیر؟

میں نے عرض کیا: حجاج بن یوسف۔

فرمایا: اللہ اس کو ذلیل کرے۔ تمہارے امیر نے سرکشی، بغاوت اور کتاب و سنت کی مخالفت کی ہے، لہذا اللہ تعالیٰ ان سے انتقام لے لے گا۔

میں نے کہا: تقریر کو مختصر کر اور امیر کے حکم کا جواب دے۔

تو وہ ہمارے ساتھ چلے آئے۔ جب حجاج کے پاس آئے، تو

حجاج نے پوچھا: کیا تو انس بن مالک ص ہے؟

فرمایا: جی ہاں۔

حجاج نے کہا: کیا تو ہے وہ شخص جو ہمیں گالیاں اور بددعائیں دیتا ہے؟

فرمایا: جی ہاں! یہ تو میرے اور تمام مسلمانوں پر واجب ہے، کیونکہ تو اللہ اور اسلام کا دشمن ہے تو نے اللہ کے دشمنوں کی عزت افزائی کی ہے اور

ان کے دوستوں کو ذلیل کیا ہے۔

حجاج نے کہا: معلوم ہے میں نے تجھے کس لئے بلایا ہے؟

فرمایا: نہیں معلوم۔

حجاج نے کہا: میں تجھے بری طرح قتل کرنا چاہتا ہوں۔

فرمایا: اگر میں تیری بات کے صحیح ہونے کا یقین رکھتا تو اللہ کو چھوڑ کر تیری عبادت کرتا اور رسول اللہ کے فرمان میں شک کرتا کہ انہوں نے مجھے

ایک دُعا سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ ”جو بھی صبح کے وقت یہ دُعا کرے گا اس کو تکلیف پہنچانے پر کوئی شخص قادر نہیں ہو سکے گا اور نہ کسی کو اس پر قدرت حاصل

ہو سکتی ہے“ اور میں آج صبح یہ دُعا کر چکا ہوں۔

حجاج نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے وہ دُعا سکھائیں۔

فرمایا: تو اس کا اہل نہیں۔

حجاج نے کہا: اس کو راستہ دو، یعنی چھوڑ دو اس کو۔

جب حضرت انس بن مالک ص نکلے، تو دربان نے حجاج سے کہا: اللہ امیر کو درستی پر قائم رکھے۔ آپ تو کئی دنوں سے ان کی تلاش میں تھے، جب

ان کو پالیا تو ان کو چھوڑ دیا؟

حجاج کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں نے ان کے کندھے پر دو شیر دیکھے۔ جب بھی میں ان سے گفتگو کرتا تھا، وہ میری طرف رخ کرتے تھے جیسے

(میرے اوپر حملہ کرنا چاہتے ہوں)۔ تو اگر میں ان کے ساتھ کچھ کرتا، تو میرا کیا حال ہوتا؟

پھر جب حضرت انس بن مالک ص کی وفات کا وقت قریب آیا، تو انہوں نے وہی دُعا اپنے بیٹے کو سکھائی جو درج ذیل ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ، بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ افْتَتَحْتُ، وَ بِاللّٰهِ خَتَمْتُ، وَ بِهِ أَمَنْتُ، بِسْمِ اللّٰهِ أَصْبَحْتُ، وَ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى قَلْبِي وَ نَفْسِي، بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى عَقْلِي وَ ذَهْنِي، بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى أَهْلِي وَ مَالِي، بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى مَا أَعْطَانِي رَبِّي، بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى شَافِي، بِسْمِ اللّٰهِ الْمَعَانِي، بِسْمِ اللّٰهِ الْوَاقِي، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّبِيعُ الْعَلِيمُ، هُوَ اللّٰهُ، أَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، أَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَ أَعَزُّ وَ أَجَلُّ مِمَّا أَخَافُ وَ أَحْذَرُ۔ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِكَ الَّذِي لَا يُعْطِيهِ غَيْرُكَ، عَزَّ جَارُكَ، وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ قَضَاءٍ سَوْءٍ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَّتِهَا، إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ (إِنَّ وَلِيَّ اللّٰهِ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَجِيرُكَ، وَ أَسْتَجِيبُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْتَهُ، وَ أَسْتَحْثِرُ بِكَ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِكَ، وَ كُلِّ مَا ذَرَأْتَ وَ بَرَأْتَ، وَ أَسْتَحْثِرُ بِكَ مِنْهُمْ، وَ أَفْوَضُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَ أَقْدِمَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي يَوْمِي هَذَا، وَ لَيْلَتِي هَذِهِ، وَ سَاعَتِي هَذِهِ وَ شَهْرِي هَذَا، وَ أَقْدِمَ بَيْنَ يَدَيَّ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

عَنْ أَمَامِي - - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

عَنْ يَبِينِي - - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

عَنْ شِبَالِي - - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (سات مرتبه)

وَنَحْنُ عَلَى مَا قَال رَبُّنَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾ (سات مرتبه)

(كنز العمال، ج: ٢، ص: ٢٩٣، وسبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد، ج: ١٠، ص: ٢٢٨، والمستطرف في كل فن مستطرف، ج: ١، ص: ٢٨٠، وعمل اليوم واليلة لابن السني، ج: ٢، ص: ١٥٨)